

مؤسسة الفرقان تقدم
(كلمة صوتية لأمير المؤمنين الشيخ المجاهد أبي بكر الحسيني القرشي البغدادي (حفظه الله

{وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا}

" اور آپ کا رب ہی ہدایت دینے اور مدد کرنے کو کافی ہے "

اس خطاب کا مکمل اردو ترجمہ ان شاءاللہ رومیہ میگزین کے اگلے شمارے میں اردو زبان میں نشر ہو گا۔

لیکن انصار اللہ اردو یہاں پر اللہ کے فضل سے اس خطاب کا اجمالی ترجمہ ذکر کرتے ہوئے اس کے اہم ترین پوائنٹوں پر روشنی ڈالتا ہے۔
خلیفہ مسلمین شیخ ابو بکر حسینی حفظہ اللہ نے اپنے خطاب کے شروع میں مسنون خطبہ حاجہ پڑھا جو رسول اللہ ﷺ اپنے ہر خطبے کے شروع میں پڑھتے ہیں۔

اس کے بعد امیر المؤمنین شیخ المجاہد ابو بکر حسینی حفظہ اللہ نے انسان کی تخلیق سے اللہ کا جو مقصد تھا اسے قرآنی آیات کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ اللہ تعالی نے ان کو اپنی عبادت کرنے کے لیے پیدا کیا اور ان کو ایک بھاری امانت سونپی جبکہ رسولوں کو خوشخبری دینے اور ڈرانے والا بنا کر کتاب اور میزان کے ساتھ مبعوث کیا تاکہ لوگوں کے لیے کوئی عذر باقی نہ رہے۔

پھر انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالی نے زمین پر خلیفہ بنانے کے لیے جب سے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور فرشتوں نے ان کو سجدہ کیا تو ابلیس نے سرکشی اور تکبر کرتے ہوئے دھتکار دیا جس پر ابلیس نے قیامت تک مہلت مانگی اور اللہ تعالی نے مہلت دیدی۔ پھر ابلیس نے وعدہ کیا کہ وہ آدم اور ان کی اولاد کو گمراہ کرنے کے لیے چاروں سمت سے آئے گا اور ان میں سے اکثر کو اللہ کا ناشکرا بنائے گا۔

اس کے بعد انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی وہ حدیث بیان کی جس میں آپ ﷺ نے بتایا کہ شیطان ابن آدم کو اسلام سے، پھر ہجرت سے، پھر جہاد سے روک کر شادی اور مال کے پیچھے لگاتا ہے لیکن جو شیطان کی نافرمانی کرتے ہوئے جہاد میں قتل ہوتا ہے یا غرق ہوتا ہے یا اپنی سواری سے گر کر مرتا ہے تو اس کے لیے بشارت ہے کہ اللہ پر اسے جنت میں داخل کرنا لازم ہے۔

پھر خلیفہ نے اس حقیقت کو بیان کیا کہ اس دور سے حق اور باطل کے درمیان جنگ کا آغاز ہو گیا جس سے خلقت صرف دو گروہوں مومنوں اور کافروں کے درمیان بٹ کر رہ گئی۔ آدم کی وفات کے بعد دس صدیوں تک ان کے بیٹے توحید پر قائم رہے اور اس کے بعد شیطان نے قوم نوح میں شرک ڈال کر پہلی مرتبہ اولاد آدم کو توحید سے منحرف کیا۔ نوح علیہ السلام نے ان کو توحید کی دعوت دی مگر انہوں نے اباءواجداد کی پیروی کو حجت بنا کر کفر اختیار کیا جس پر اللہ نے ان کو کفر و شرک کی وجہ سے غرق کر دیا۔ پھر انبیاء اور رسول توحید کی دعوت دینے اور شرک سے خبردار کرنے کے لیے آتے گئے یہاں تک کہ محمد ﷺ بن عبداللہ مبعوث ہوئے جنہوں نے توحید کی دعوت دینے میں اپنے اقرباء اور یہودیوں و منافقوں کی تکلیفوں کو جھیلا مگر وہ ان کیخلاف جہاد و قتال کرنے سے پیچھے نہیں ہٹے یہاں تک کہ اللہ تعالی نے دین کو غالب کر دیا۔

اس کے بعد انہوں نے خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی جس میں انہوں نے مکہ میں موجود صحابہ کی حالت اور ان کا آپ ﷺ سے کامیابی کے لیے دعائیں کرنے کا مطالبہ کرنا جس کے جواب میں آپ ﷺ نے ان کو پہلے دور کے مسلمانوں کا آری سے چیرے جانے اور ہڈیوں سے گوشت تک الگ کیے جانے کے باوجود دین نہ چھوڑنے کے بارے میں بتایا پھر آپ ﷺ نے بشارت دی کہ یہ دین مکمل ہو کر رہے گا اور صنعاء سے حضر موت تک سوار صرف اللہ سے ڈرتے ہوئے جائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے صبر کا درس دیتے ہوئے بتایا کہ یہ سب کچھ ہو گا مگر تم لوگ جلدی مچا رہے ہو۔

پھر خلیفہ نے بتایا کہ بیعت عقبہ میں مدینہ کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے صحابی اسعد ابن زرارۃ رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو رسول اللہ کا ساتھ دینے کا

مطلب تمام عرب سے دشمنی مول لینے کی حقیقت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس کے نتیجے میں تم کو قتل کیا جائے گا اور تمہارے خلاف تلواریں چلیں گی۔ اگر تو تم اس وقت صبر کروگے اور تمہارا اجر اللہ پر ہے تو تم رسول اللہ ﷺ کو یثرب لیکر آجاؤ۔ اگر اس وقت اپنی جانوں کے لالے پڑ جائینگے اور تم سارے عرب کے جنگ کرنے سے ڈر جاؤگے تو پھر بہتر یہی ہے کہ تم آپ ﷺ کا ساتھ ابھی ہی چھوڑ دو۔
پس صحابہ نے جواب دیا کہ اے اسعد! اپنا ہاتھ ہم سے ہٹالے۔ اللہ کی قسم ہم اس بیعت کو نہ کبھی توڑینگے اور نہ ہی اس سے کبھی پیچھے ہٹیں گے۔

اس کے بعد امیر المؤمنین نے بتایا کہ دار ہجرت اور اسلام کی سرزمین پر طائفہ مومنہ کو آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا جس سے اللہ تعالی نے خبیث کو پاک سے الگ کر دیا اور جس نے صبر کیا اور اپنا دین اللہ کے لیے خالص کیا تو وہ کامیاب ہوگیا۔ اس کے برعکس جو پھر گیا اور اللہ کے علاوہ کسی اور کی خوشنودی میں لگا رہا تو وہ ناکام ہوا۔

پھر ابن کثیر رحمہ اللہ کا قول ذکر کیا کہ اللہ تعالی مشقت کے ذریعے سے اپنے ولی کو غالب اور اپنے دشمن کو بے نقاب کرتا ہے جبکہ اسی کے ذریعے منافق فاجر اور صابر مومن کی پہچان کراتا ہے جیسا کہ احد کے دن ہوا۔ اللہ تعالی نے چھپے ہوئے منافقین کو اور ان کی خیانت کو بے نقاب کیا۔

اس کے بعد خلیفہ نے بتایا کہ نبی ﷺ نے صحابہ سے بیعت کسی زمین یا شخصیت کی بنا پر نہیں لی بلکہ ان سے بیعت اللہ کے دین کی مدد کرنے پر لیتے ہوئے ان کو یہ پیغام دیا کہ کامیابی و خسارے کا تعلق کسی زمین کے کھودینے اور مومنین میں سے کسی شخص کے قتل ہونے کے ساتھ جڑا ہوا نہیں ہے۔
یہاں تک کہ اللہ تعالی نے سورۃ آل عمران میں مثال دیتے ہوئے سمجھادیا کہ اگر محمد رسول ﷺ وفات پاجائے یا قتل ہوجائے تو صبر و شکر کرنے والے کو اللہ ثواب دے گا جبکہ الٹے پاؤں پھرنے والا اپنا ہی نقصان کرے گا اور وہ اللہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے۔

اس کے بعد آپ نے بتایا نبی ﷺ کی وفات سے پہلے اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر انعام کرتے ہوئے دین کو مکمل کر دیا تھا جبکہ آپ ﷺ کا جنت یا جہنم کے قریب لے جانے والی ہر چیز کو بیان کر دینے والی حدیث سنائی۔

پھر بتایا کہ خلفائے راشدین بھی دین کے محافظ بن کر آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلیں اور اللہ تعالی نے ان کے ہاتھوں عربوں میں سے مرتد ہونے والوں کو ذلیل کیا۔

اس کے بعد آپ نے مؤمنین کی صفت سورۃ الفتح کی آخری آیت کی روشنی میں بیان کی کہ وہ کافروں پر غصے کے ساتھ سختی کرنے والے اور آپس میں نرمی کے ساتھ مسکرانے والے ہیں۔ صحابہ سب سے زیادہ قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کی سنت جاننے کی وجہ سے بہترین لوگ تھے جنہوں نے دین کو سمجھ کر اسے اپنی زندگی کے تمام حالات میں عملی طور پر نافذ کیا۔

پھر زمین پر اللہ کی حکمرانی قائم ہونے اور مسلمانوں کی سلطنت پھیل جانے کی کئی صدیوں بعد مسلمان کمزور اور ان کی سلطنت ان کے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے کم ہونا شروع ہو گئی۔

مسلمانوں کے حالات اس وقت تک ٹھیک نہیں ہونگے جب تک کہ وہ اپنے نفس کے اندر کو ٹھیک نہیں کرتے ہیں۔ تب جا کر اللہ ان کے حالات کو بدلے گا جیسا کہ اللہ تعالی نے سورۃ الرعد میں بتایا۔

کفر کی امتوں نے مسلمانوں کی سرزمین پر لگاتار حملے کیے جس سے دین ضائع ہو گیا اور مسلمان خواہشات کے پیچھے ہر کھائی میں گرنے لگے جبکہ ان پر یہودیوں کے دم چھلے اور صلیبیوں کے نوکر عرب و عجم کے طواغیت مسلط ہوئے۔

لیکن اللہ تعالی کا اس امت پر فضل و کرم ہونے کی وجہ سے اللہ تعالی نے قبائل سے الگ تھلگ ہونے والے اسلام کے بیٹوں کو جہاد کے لیے چنا جن کو فانی دنیا کے کسی ڈھیر نے اکٹھا نہیں فرمایا تھا۔ وہ زمین کے مختلف حصوں میں کفر کی امتوں سے نبرد آزما ہوئے یہاں تک کہ اللہ تعالی صلیبی مملکت امریکہ کو گھسیٹ کر عراق لے آیا جہاں جہاد کی چنگاری بھڑک جانے کے بعد امیر الاستشہادیین شیخ المجاہد ابو مصعب زرقاوی تقبلہ اللہ نے آگے بڑھ کر پرچم تھاما اور آج دولت اسلام میں جو بھی مجاہد ہے ہر ایک پر شیخ کا بڑا فضل ہے۔
پھر ان کے بعد پرچم دو پہاڑوں شیخ المجاھد ابو عمر بغدادی اور ان کے وزیر جنگ شیخ المجاہد ابو حمزۃ المہاجر نے تھاما اور امانت کی حفاظت کرتے ہوئے اس حق کے منہج پر وہ چلیں جس میں کوئی تلبیس نہیں ہے جس کے نتیجے میں اسلام کے بیٹوں میں قربانی اور جانثاری کی روح بلند ہوئی تو دولت اسلام کے قیام کا اعلان کر دیا جس سے اللہ کی سنت آزمائش اور چھانٹی نے ان کو نکھار دیا۔

مسلمانوں کو سب سے بڑی فکر یہ لاحق ہوتی ہے کہ اللہ تعالی ان سے راضی ہو کر ان کو جنت میں داخل کر دے پھر یہ کہ اللہ تعالی ان کو اپنے دشمن پر مدد

دے۔

پس جنت کاراستہ آزمائش، صبر اور اللہ کے دین پر ثابت قدمی اور دشمنوں سے نبرد آزما ہوتے رہتے ہوئے صبر کرنا ہے خواہ اس راستے میں مسلمانوں کو کتنی ہی مصیبتوں کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے۔
پس وہ اپنے دین مضبوطی سے تھامنے کی وجہ سے عزت دار رہینگے اور نہ ہی وہ کمزور ہونگے اور ان کو کوئی غم لاحق ہوگا۔

جہاد کی راہ پر چلنے والا حالات کے پلٹنے کے عجائب دیکھے گا کہ کوئی صبر اور ثابت قدمی اختیار کرتا ہے تو کوئی پھر کر پلٹ جاتا ہے۔اس طرح اللہ تعالی صفوں کو نکھارتا ہے اور خباثت کو مٹاتا ہے۔
حق پر چلنے والے رواں دواں رہتے ہیں اور ان کی زبانوں پر اللہ کا جہاد کرنے کا حکم دینے اور اپنے سوا کسی کے مکلف نہ ہوتے ہوئے مومنین کو قتال پر ابھارنے والا فرمان ہوتا ہے۔

پھر یہ مشقت و آزمائش جو حقیقت میں عظیم نوازنا ہے کہ بعد اللہ کی طرف سے نصرت آئی اور فتح مبین ملی جس کے نتیجے میں خلافت کا اعلان کیا گیا اور دولت اسلام کا رقبہ مزید پھیل گیا۔
مجاہدین نے اس نومولود مملکت کے لیے اللہ کی مدد دیکھی کہ اس نے اسے بہت سے علاقوں پر شریعت کی حکمرانی قائم کرنے کی تمکین بخشی جس سے دولت نے کئی شہروں کو فتح کیا اور ان سرحدوں کو مٹادیا جو کفار نے قائم کر رکھی تھی۔
پس دولت نے اللہ کے دین کو قائم کیا اور اسے لوگوں کو سکھایا جبکہ اس کے دفاع کے لیے ان کو جہاد کرنے کے لیے کوچ کرایا۔اللہ نے مختلف خطوں میں موجود اہل توحید و جہاد میں سے بہت سوں کو بیعت کرنے کی توفیق بخشی جس سے اللہ کے فضل سے اللہ کی رسی کو تھاما گیا اور مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑا گیا۔

دولت اسلامیہ –اللہ اس کی مدد فرمائے– نے بہت سے مسائل میں لوگوں پر حجت قائم کی جن میں لوگ گمراہ ہو چکے تھے جیسے اللہ کے نازل کردہ (قرآن) کے مطابق حکمرانی کرنا۔دولت نے اسے عملی طور پر نافذ کیا جس کو بہت سے لوگوں مسلمانوں اور کافروں نے محسوس کیا۔اسی کی بنا پر کفر کی تمام امتوں سے ٹکراؤ ہوا اور طاغوت غصے و غیظ سے بھر گئے اور انہوں نے ہر حیلہ و چال چلی تاکہ مجاہدین موحدین اور ان کی مملکت (دولت) کی قوت

کو جلد زائل کر سکے۔ لیکن اللہ تعالی نے ان کی ناک خاک آلود کرتے ہوئے ان کے تکبر و سرکشی کے باوجود زمین پر دولت کو غلبہ دیا۔

آج کے حالات اللہ کے فضل سے بہترین گواہ ہے کہ اس مایوسی پر جس نے کفر امتوں کے اتحاد کو لپیٹ رکھا ہے اس حال میں کہ وہ خلافت کے سپاہیوں کی ثابت قدمی اور ڈٹے رہنے کا سامنا کر رہے ہیں۔

وہ ایک دوسرے سے خلافات کو ملتوی کرنے، مدد مانگنے اور اپنی تمام تر جد و جہد دولت اسلام کیخلاف لڑنے کے ایک خندق پر مرکوز کرنے کی طرف بلا رہے ہیں۔ لیکن یہ حکومتیں ہر چیز کو ملتوی نہیں کر سکتی ہیں کیونکہ وہاں کئی معاملات تیار ہو رہے ہیں۔ وہاں کئی کفر کی امتیں حالات کو نئی جگہوں پر کنڑول قائم کرنے کے لیے استعمال کر رہی ہیں اور یہ امید لگا رہی ہیں کہ وہ قوت کے ساتھ اپنا کنڑول اور اپنی صورتحال کو مسلط کرے۔

پس امریکہ جس نے لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو تنہا بڑا ملک ہونے کی تصویر بنا کر پیش کر رکھی تھی وہ اب دنیا کے ممالک پر یکتا مملکت کے مانند حکمرانی کرنے کی حیثیت کو کھو رہا ہے۔ امریکہ اب ایک تھکا ہوا اور بھاری قرضوں سے چکنا چور ہونے والا ملک بن چکا ہے جو تیزی سے کھائی کی طرف یکدم گرنے کی طرف بڑھ رہا ہے اور اپنے ساتھ بہت سے ممالک کو بھی گھسیٹتا ہوا لیکر جا رہا ہے۔ اسی وجہ سے روس نے اس کمزوری کا استعمال کرنا شروع کر دیا ہے اور اپنے آپ کو امریکہ کی جگہ پر بڑی قوت کے طور پر شو کرا رہا ہے۔ روس نے امریکہ کی جگہ پر شامی فائل نامی کو چلانے میں اپنی من مانی کرنا شروع کر دی ہے۔ استانہ میں ہونے والے آخری اجتماع میں یہی ہوا جہاں جاری ہونے والی قرار دادیں آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے تھی جن کے مطابق اہل سنت کے علاقوں کو ان کے مکینوں سے خالی کر کے نصیری گورنمنٹ کے حوالے کر دیا جائے۔ اس معاملے میں امریکہ کی موجودگی نہیں ہے اور نہ ہی کم از کم برائے نام اس کی آواز تک کا وجود نہیں ہے۔

روس امریکیوں اور یورپیوں کی چاہت کے برعکس کئی علاقوں میں جیسے یوکرائن اور القرم میں مداخلت کر رہا ہے۔
شمالی کوریا نے امریکہ اور جاپان کو ایٹمی طاقت کے ساتھ دھمکی دینا شروع کر دی ہے۔

امریکی، روسی اور یورپی اپنے ملکوں میں مجاہدین کی کارروائیوں کے خوف میں رعب کے ساتھ رہ رہے ہیں۔
ترکی حکومت کردیوں کا اس کی سرحد پر پھیلنے کے کئی خطروں کا سامنا کرتے ہوئے رہ رہی ہے جو اس کو کردیوں کیخلاف لڑنے پر ابھار رہی ہے تاکہ ترکی کے کردی بھی آزادی کی لالچ نہ کر سکیں۔ لیکن ترکی ان سے جنگ لڑنے کے لیے آگے نہیں بڑھ رہی ہے کیونکہ اسے اپنے آقاؤں امریکیوں اور یورپیوں کے غصے ہونے کا اندیشہ لاحق ہے۔ ان کے اندازوں میں یہ جنگ حتمی طور پر ہو کر رہنی ہے مگر یہ ابھی ملتوی ہے۔

الجزیرۃ کے طواغیت جنہوں نے پہلے کئی مرتبہ اس ایران سے ڈرنے کا اظہار کیا تھا جو مکہ پر قبضہ کرنے اور خلیجی پٹرول کو نگلنے کی لالچ رکھتا ہے۔ اب اس ایران نے امریکیوں کے حکم پر مدد کی رسیوں کو پھیلانا شروع کر دیا ہے تا کہ بغداد کی شیعی حکومتوں کو دیوالیہ اور زوال پذیر ہونے سے بچایا جاسکے۔حالانکہ یہ سپورٹ کرنا((عرب طواغیت کے برعکس)) مجوسی مملکت ایران کے فائدے میں ہے

الجزیرۃ کے طاغوتوں نے ایران کے سامنے ذلت اختیار کی اور بغداد میں موجود شیعی حکومت کے ذریعے سے اس کی خوشنودی کو مانگنا شروع کر دیا۔لیکن ایران اس کے بدلے میں ان سے مطالبہ کر رہا ہے کہ وہ یمن کا ایران کے ماتحت ہونے اور اس پر حکمرانی مرتد حوثیوں کی ہونے پر رضامند ہو جائیں۔

یہ رونما ہونے والی تبدیلیاں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے ان کے سائے میں ہم دولت اسلام والے یہ دیکھ رہے ہیں کہ کفری امتوں کی ہلاکت کے اسباب اکٹھے ہو چکے ہیں اور ہم ان کے ساتھ انتظار کر رہے ہیں اس بات کا جیسا کہ اللہ تعالی نے بتایا ہے کہ ان کو اپنے پاس سے عذاب دے گا یا ہمارے ہاتھوں سے۔

یہ دیکھ لو! ہم یہ دونوں چیزوں کو اللہ تعالی کے فضل سے دیکھ رہے ہیں۔پس خلافت کے سپاہیوں کا کفری امتوں پر بہت سے خطوں میں کاری ضرب لگانے کا سلسلہ اللہ کے فضل سے جاری ہے جس سے عظیم کامیابی اور بڑی فتح کے آثار واضح دکھائی دیں رہے ہیں۔اس پر اس سے زیادہ کیا چیز دلالت کر سکتی ہے کہ کفری امتیں جن میں سر فہرست امریکہ،روس اور ایران وغیرہ ہیں سب جنگوں کی سرزمین پر اکٹھی ہو چکی ہیں اور وہاں نیچے زمین پر اتر آئی ہیں۔

ہم اللہ تعالی سے یہ امید رکھتے ہیں کہ ایسا ہونا اللہ سبحانہ کی طرف سے گھیرنا ہے تا کہ ہمیں ان میں بدر اور احزاب کے دن جیسی نشانی دکھاتے ہوئے ان کو اسی طرح ان کے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے ہلاک کر دے جیسا کہ ان پہلے کفار کو ہلاک کیا تھا

دولت اسلامیہ کے قائدین اور اجناد کو پختہ یقین ہے کہ اللہ عزوجل کی خوشنودی،کامیابی اور تمکین پانے تک لیجانے والا راستہ کفار کے سامنے صبر اور ثابت قدمی اختیار کرنا ہے خواہ کتنے ہی پھول جائیں،اتحاد قائم کریں اور افواج کو اکٹھا کریں۔

یہ وہ راستہ ہے جس پر انبیاء علیہم السلام تھوڑے سے بھی ٹیڑھ پن کے بغیر چلے تھے۔اللہ تعالی نے اپنی کتاب عزیز میں مختلف جگہوں پر بتایا کہ عبرت تعداد، ساز و سامان اور قوت کی بنا پر نہیں ہے اور کفار جتنی مرضی فور سز اکٹھی کر لیں لیکن ان کے یہ مجمعے اللہ کے امر سے کچھ کفایت نہیں کر سکتے ہیں۔

اپنے رب کے دین کو مضبوطی سے تھامنے والا چھوٹا سا گروہ اس کافر طاقتور گروہ پر غلبہ پاسکتا ہے جس نے اسے نہیں تھاما ہے۔
غزوہ خندق میں جو فوجی محاصرہ ہوا اس میں رسول اللہ ﷺ سخت بھوک کی وجہ سے پتھر پر اپنے پیٹ کے اوپر موجود کپڑے کو سختی سے باندھ رہے تھے۔ محاصرے اور شدید تنگی کی وجہ سے بنو قریظہ نے معاہدہ توڑ دیا جس کی وجہ سے مسلمان مزید تنگی اور سخت حالات میں آ گئے۔
اس سنگین ترین صورتحال اور اسے بڑے فوجی محاصرے کا سامنا مسلمانوں نے اس وقت ایمان اور تابعداری کے ساتھ کیا جیسا کہ اللہ تعالی نے سورۃ احزاب میں بتایا پھر اللہ تعالی نے اس ایمان اور تابعداری کا نتیجہ یہ دیا جیسا کہ خود اللہ تعالی نے بتایا

اللہ نے کافروں کو ان کے ہی غیظ کے ساتھ واپس لوٹا دیا کہ وہ کوئی بھلائی نہ پاسکے اور اللہ تعالی مؤمنوں کو قتال پر کفایت کر گیا اور اللہ ہے طاقتور غالب} (سورۃالاحزاب:25

دولت خلافت میں موجود اسلام کے بیٹوں کی ثابت قدمی کی وجہ سے متعصب صلیبیوں نے موصل اور دیگر جگہوں پر اپنے پاس موجود ہر تباہی والا ہتھیار استعمال کیا اور انسان، درخت اور زمین پر موجود ہر چیز کو نذر آتش کر دیا لیکن مجاہدین نے اللہ کے ساتھ اپنا عہد پورا کرتے ہوئے جہاد کو جاری رکھا اور اپنی جانوں و خون کو سستا کر کے اللہ کی راہ میں قربان کیا۔

دولت اسلام میں اور اس کے باہر موجود ہر موحد مجاہد کو جان لینا چاہئے کہ ہمیں یقین ہے کہ موصل، سرت، الرقہ، رمادی اور حماۃ میں صبر کے ساتھ ثابت قدم رہنے والوں نے جو اپنا خون بہایا ہے اسے اللہ تعالی ملکوں میں چلائے گا اور اس سے امت کے سینے پر بیٹھے ہوئے ہر طاغوت کو ہلاک کرے گا اور ان پردوں کو ہٹادے گا جنہوں نے کئی زمانوں سے امت کو بکھیر رکھا ہے۔

ہم عزت دار اور مکرم اپنے دین کے ساتھ اس وقت ہی بن سکتے ہیں جب ہم ہر اکڑ کر چوڑے چلنے والے پر ضرب لگائینگے اور دشمن سے ہر میدان میں تصادم و ٹکراؤ کرینگے۔ یہ ہمارے دین و دنیا میں فلاح پانے کا راستہ ہے بشرطیکہ ہم اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کو مضبوطی سے تھامے ہو۔

ہم اللہ کی تدبیر اور اس کی قوت سے دار الاسلام میں صبر کرتے ہوئے ثابت قدم اور اللہ سے اجر کے طلبگار ہیں۔ ہمیں بہت زیادہ، قتل، گرفتاری اور زخم کی تکلیف ہٹا نہیں سکتی ہے جبکہ ہماری انسیت و شوق رب کا یہ فرمان ہے :

{اور کفار کے پیچھا کرنے میں سستی نہ کرنا اگر تم کو درد ہوتی ہے تو جس طرح تم کو درد ہوتی ہے تو اسی طرح ان کو بھی درد پہنچتی ہے اور تم اللہ سے ایسی امیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے اور اللہ سب کچھ جانتا (اور بڑے حکمت والا ہے } (سورۃ النساء)

اے عراق، شام، یمن اور دنیا بھر کے اہل سنت !

شیعہ، نصیریوں اور حوثیوں کے جتھوں وریوڑوں پر اللہ کے فضل سے خلافت کے بیٹوں نے کاری ضرب لگائی اور تم کو ان کے جالوں سے نکالا اور تم سے ذلت کے غبار کو دور کیا۔

پس اچھی طرح جان لو کہ تمہارے گھروں کو لوٹنے اور تمہاری عزتوں کو پامال کرنے کے بعد شیعہ اور نصیری درمیانی راہ کے تمام حل قبول نہیں کرینگے ۔ پس تم پر جہاد چھوڑنے کی وجہ سے وہ ذلت چھا گئی ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس وقت ختم ہو گی جب تم اپنے دین (جہاد) کی طرف لوٹ نہیں آتے ہو۔

پس ایجنٹ گری کی گھٹیا اور مرتد تنظیموں کو جڑ سے ختم کردو جن کو امریکہ اور خطے کی مرتد حکومتیں چلا رہی ہیں اور جو تمہارے خون اور تمہارے بیٹوں کے چیتھڑوں پر سودا بازی کر رہے ہیں۔ خدارا ذرا بتاؤ! تم نے ان ذلت کی محفلوں اور ان سودے بازی کرنے والوں کو سپورٹ کرنے سے کیا فائدہ حاصل کیا سوائے اس کے کہ نصیریوں سے مداہنت کرتے ہوئے اپنے گھروں کو ان کے حوالے کر دیا اور تمہارے بیٹے اس جنگ کا ایندھن بن گئے جسے کافر صلیبی بھڑکا رہا ہے ؟؟

کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم نصیریوں اور ان کو سپورٹ کرنے والوں کی پکڑ سے دور ہو۔ ہر گز نہیں واللہ ! ۔

ہم نے تم کو پہلے بھی خبر دار کیا تھا اور اب بھی خبر دار کرتے ہیں اس چال سے جو تمہارے خلاف چلی جا رہی ہے۔

تم کو ترکی اخوانی مرتد، ارتدادی تنظیمیں اور ان کو سپورٹ کرنے والے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اللہ اور پھر پراگندہ بالوں اور غبار آلود ہونے والے ((خلافت کے مجاہدین بیٹے)) نہ ہوتے تو آج معاملہ اس کے برعکس ہوتا جس کی تم چاہت رکھتے ہو۔

پس اے شام کے اہل سنت ! اپنی غفلت سے بیدار ہو جاؤ، جھوٹی امیدوں کے آرزوؤں کو اپنے سے دور کرو اور اپنے رب کی طرف پلٹ آؤ۔

آج نصیری اپنی تمام تر طاقت کے ساتھ آ گئے ہیں اور روس و مجوسیوں کی مملکت ایران بھی ان کو دولت اسلام سے جنگ کرنے کے لیے آگے بڑھنے کی طرف دھکیل رہے ہیں۔

پس تم ان کے ریوڑوں سے مرعوب نہ ہو

اور اپنے اس دشمن پر ایک آدمی کی طرح زور سے حملہ کرو جس کی اللہ کے فضل سے پیٹھ برہنہ ہو گئی ہے اور ان کی ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں۔ پس تم ان کو سانس لینے کا موقع مت دو اور وقت نکل جانے سے پہلے اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

اے عراق، شام، جزیرۃ محمد ﷺ ، خراسان، یمن، لیبیا، سیناء، مصر، مشرقی ایشیا، مغربی افریقہ، صومالیہ، تونس، الجزائر، القوقاز، بلاد بنگال اور دوسرے ملکوں میں موجود خلافت کے سپاہیوں اور اسلام کے بیٹو !

جان لو! اللہ تم پر رحم کرے – کہ تم سب ایک ہی گوشے میں ہو اور کفر کی متوں سے نبرد آزما ہو کر دیار اسلام پر ہونے والے ان کے ظالمانہ حملوں کو روک رہے ہو۔ پس تمہاری ثابت قدمی میں زمین کے ہر محاذ پر موجود بھائیوں کے لیے ثابت قدمی ہے۔ تمہارا سختی سے ڈٹے رہنے اور مقابلہ کرنے میں صلیبیوں کے منصوبوں کو ناکام بنانے اور ان کی توانائیوں کو حقیقی خون ریزی کا شکار کرنا ہے جبکہ اس زمانے میں اسلام کے قلعے (دار الخلافت) سے ان کے حملے کو دور اور ملتوی کرنا ہے۔ پس تم ثابت قدم رہو۔

خلیفۃ المسلمین نے قرآنی آیات سے انبیاء کی جہاد میں صورتحال، ان کا اپنے پیروکاروں کو گناہ چھوڑنے اور اسباب پر اعتماد کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے دلوں کو معلق کرنے کی تربیت دینے، اور ان کا سخت آزمائشوں میں ثابت قدمی کے ساتھ ڈٹے رہنے اور اس کے نتیجے میں اللہ کی طرف سے ملنے والے انعام کی تفصیلات قرآن کریم سے بیان کی۔

پھر فرمایا: تم بھی اپنے دشمن کیخلاف اللہ سے مدد مانگو، اپنا جہاد جاری رکھو، اللہ طاقتور مضبوط کے آگے کثرت سے عاجزی وانکساری کے ساتھ دعائیں کرو، کبھی اپنے نفس کو پیچھے ہٹنے یا شکست یا مذاکرات کرنے یا سمجھوتے کرنے کے بارے میں سوچنے مت دو اور تم میں سے کوئی اپنا ہتھیار کبھی مت پھینکے۔ اس وجہ سے کہ اسلام بلند ہوتا ہے اور کوئی اس پر بلند نہیں ہوتا ہے۔ مؤمن کبھی اپنے نفس کی تذلیل نہیں کرتا ہے۔ وہ کرے بھی کیسے جبکہ اللہ تعالی نے اسے توحید، ہجرت اور اپنی راہ میں جہاد کرنے کے ساتھ عزت بخشی ہے۔

پس اللہ تعالی نے تم کو سچوں کے خون سے فتح ہونے والی زمین پر قائم ہونے والی اللہ کی شریعت کی حکمرانی کا دفاع کرنے کی بھاری امانت کو سونپ رکھا ہے پس تم اسے کبھی ضائع مت کرنا۔ اللہ تعالی کے ساتھ کیا ہوا اپنا عہد پورا کرنا اور کبھی اس میں کوئی تبدیلی مت کرنا یہاں تک کہ تم اپنی مدت پوری کرتے ہوئے اللہ سے جاملو۔

اے پرچم کو تھامنے والو! اللہ تعالی نے تم سے تمہاری جانوں اور اموال کے عوض جنت کو خرید رکھا ہے بس اب وقت ہے اس سودے کو پورا کرتے ہوئے شہادت پانے کا۔

پھر خلیفہ نے اپنی گفتگو میں شہید کی چھ خصلتوں، شہید کو قتل ہونے کے وقت معمولی سے ڈنک کے برابر تکلیف ہونے کی احادیث بیان کرنے کے بعد

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا ایک قول نشر کیا جس میں انہوں نے بتایا کہ

"اللہ تعالی جس سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس پر اللہ کی سب سے بڑی نعمت یہ ہوتی ہے کہ اسے اس وقت تک زندہ رکھتا ہے جب اللہ تعالی دین کی تجدید کرتا ہے اور مسلمانوں کے شعار اور مومنین و مجاہدین کے حالات کا احیاء فرماتا ہے تاکہ وہ سبقت لیجانے والے پہلے انصار و مہاجرین کے مشابہ ہو سکے۔ پس اس وقت جو کوئی بھی جہاد کرتا ہے تو وہ ان صحابہ کرام کی احسان کے ساتھ پیروی کرنے والا ہے جن سے اللہ راضی ہو چکا ہے اور اس نے ان کے لیے جنتوں کو تیار کر رکھا ہے جن میں ہمیشہ رہینگے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ پس مومنوں کو چاہیے کہ وہ اس مشقت پر اللہ کا شکر ادا کریں کیونکہ مشقت حقیقت میں اللہ کی طرف سے معزز عطا ہے۔ اگر پہلے سبقت لیجانے والے مہاجرین وانصار جیسے ابو بکر، عمر، عثمان اور علی وغیرہ اس زمانے میں ہوتے تو ان کے سب سے افضل اعمال ان مجرموں کی قوم کیخلاف جہاد کرنا ہوتا ہے۔"

پس دنیا بھر میں موجود خلافت کے سپاہیوں اور عقیدہ کے محافظو! تم اپنی ثابت قدمی اور صبر کے ساتھ اپنے بھائیوں کے پشت پناہ بنو۔ اسلام کی طرف کوئی تمہاری جانب سے نہ بڑھ سکے۔

میں تم کو اسی کی وصیت کرتا ہوں جس کی وصیت ہمارے نبی ﷺ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کی تھی کہ

اے غلام! میں تجھے کلمات سکھاتا ہوں۔ اللہ کو یاد کر اللہ تیری حفاظت کرے گا۔ اللہ کو یاد کر تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب بھی سوال کر تو اللہ" سے سوال کر۔ جب مدد مانگ تو اللہ سے مدد مانگ، اور جان لے کہ اگر ساری امت مل کر تجھ کو کچھ نفع یا نقصان پہنچانا چاہے تو تجھے کچھ نہیں پہنچا سکتے "ہیں مگر صرف وہی جو اللہ تعالی نے تیرے لیے لکھا ہوا ہے۔

ہاں! امریکہ، روس اور پوری دنیا مل کر اپنے تمام طیاروں، بحری بیڑوں اور میزائل لانچروں کے ساتھ تجھے اے اللہ کے بندے ہر گز کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے ہیں سوائے اس چیز کے کہ جو اللہ تعالی نے تیرے لیے لکھا ہوا ہے

اے دنیا بھر میں موجود اسلام کے سپاہیوں اور خلافت کے مددگارو! کارروائیوں کو یکے بعد دیگرے کارروائیوں سے تیز کرو۔

اہل کفر کے میڈیا مراکز اور ان کی فکری جنگ کے کردار کو اپنے اہداف میں شامل رکھو۔

پس کعب بن اشرف اور حمالۃ الحطب کے لیے کون ہے؟

کون ہے علمائے سوء اور شر و فتنے کے داعیان کے لیے؟

پس تم اپنا جہاد اور مبارک کارروائیوں کو جاری رکھو۔

خبردار! تم صلیبیوں اور مرتدین کو ان کے گھروں کے بیچ میں زندگی کی لذت اور اچھے ٹھکانے کے ساتھ مزے لینے مت دینا اس حال میں کہ جب تمہارے بھائی بمباری، قتل اور تباہی کو چکھ رہے ہیں۔

اے دنیا بھر میں موجود ہمارے قیدی بھائیو! بیشک ہم نے اللہ کی قسم آپ کو نہیں بھلایا ہے اور تمہارا ہمارے اوپر حق ہے۔ ہم تم کو بچانے کی راہ میں کوئی بھی وسیلہ استعمال کرنے سے گریز نہیں کرینگے۔ پس تم عہد پر ثابت رہو اور اپنے مجاہدین بھائیوں کے لیے دعاؤں اور اللہ سبحانہ کے حضور سچی التجائیں کرنے کے ساتھ مددگار بنو۔ پس بیشک تمام معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اور چھٹکارا بھی اللہ ہی کے پاس سے ہوگا۔ ایک مشکل ہر گز دو آسانیوں پر

غالب نہیں آئے گی۔ تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ تم اللہ کے ہاں معذور ہو۔

اے اللہ! کافروں پر لعنت فرما جو تیرے دین سے روکتے ہیں اور تیرے اولیاء کیخلاف جنگ لڑتے ہیں۔اے اللہ! کفری امتوں کی دیار اسلام پر ہونے والی جارحیت کو واپس پلٹادے۔

اے اللہ! امریکہ، روس، ایران اور ان کے اتحادیوں پر اپنی پکڑ کا گھیرا سخت فرمادے۔

اے اللہ! تجھ پر عرب و عجم طواغیت کی پکڑ لازم ہے

اے اللہ تو آل سلول طاغوتوں کی پکڑ فرما۔اے اللہ ان کی بادشاہت کو ختم کر اور ہمارے لیے ان کے دیار کو فتح فرمادے

اور ہمیں اس سال اپنے بیت محرم کا حج کرنے کا رزق بخش دے اے رب العالمین

اے اللہ! اے کمزوروں کے مددگار، اے مظلوموں سے بے چینی دور کرنے والے! ہم سے ہماری بے چینی دور فرمادے اور ہماری امت سے غم کو زائل کردے اے تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر سب سے زیادہ رحم کرنے والے!

ہماری آخری بات یہ ہے کہ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔